بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین کی بد دعا اولاد کے حق میں کب قبول ہوتی ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا والدین کی بد دعا ہر حال میں قبول ہوتی ہے؟ چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی؟

جواب

والدین کی اولاد کے خلاف بد دعا، ہر حال میں قبول نہیں ہوتی، بلکہ اس میں تفصیل ہے؛ کہ ماں باپ کا اولاد کو بد دعا دینا، دو طرح سے ہوتا ہے:

اول: یہ کہ وہ اس بد دعا سے اولاد کا (خواہ بیٹا ہو یا بیٹی) دل سے نقصان و ضرر نہیں چاہتے، بلکہ اگر اولاد کو تکلیف پہنچے، تو اس پر ان سے زیادہ بے چین ہونے والا کوئی نہ ہو، اسی قسم کی بد دعا کے لیے حضور نبی کریم، رؤف و رحیم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی سے مانگا کہ وہ قبول نہ کرے۔

ثانی: اگر ماں باپ کا دل اولاد سے بیزار ہو جائے، اور وہ اولاد کو نقصان و ضرر پہنچنے کے آرزومند ہوں، اور یہ بات ماں باپ کو معاذاللہ اسی وقت ہوگی کہ جب اولاد اپنی شقاوت سے نافرمانی کو اس حد تک پہنچا دے کہ ان کا دل واقعی اس کی طرف سے سیاہ ہو جائے، اور اصلا محبت نام کو نہ رہے، بلکہ نفرت و عداوت آجائے، تو ماں باپ کی ایسی ہی بد دعا کے لیے فرمایا گیا کہ وہ رد نہیں ہوتی۔

چنانچہ فضائلِ دعا میں ہے" اور فرماتے ہیں: "تین دعائیں بیشک مقبول ہیں: دعا مظلوم کی اور دعا مسافر کی اور ماں باپ کا اپنی اولاد کو کوسنا۔" رواہ الترمذي وحسّنه عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه۔

تنبیہ: دیلمی وغیرہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إنّي سألت الله أن لا يقبل دعاء حبيب على حبيبه)

بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بد دعا قبول نہ فرمائے۔۔۔۔

أقول وبالله التوفيق: بد دعا دو طور پر ہوتی ہے: ایک یہ کہ داعی (یعنی دعا کرنے والے) کا قلب حقیقۃً اس کا یہ ضرر (نقصان) نہیں چاہتا، یہاں تک کہ اگر واقع ہو تو خود سخت صدمے میں گرفتار ہو۔ جیسے: ماں باپ غصے میں اپنی اولاد کو کوس لیتے ہیں مگر دل سے اس کا مرنا یا تباہ ہونا نہیں چاہتے اور اگر ایسا ہو تو اس پر ان سے زیادہ بے چین ہونے والا کوئی نہ ہوگا۔ دیلمی کی حدیث میں اسی قسمِ بد دعا کیلئے وارد کہ حضور رءوف الرحیم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا مقبول نہ ہونا اللہ تعالیٰ سے مانگا۔ نظیر اس کی وہ حدیث صحیح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی: "الٰہی! میں بشر ہوں بشر کی طرح غضب فرماتا ہوں تو جسے میں لعنت کروں یا بد دعا دوں اسے تو اس کے حق میں کفارہ واجر و باعثِ طہارت کر۔" دوسرے اس کے خلاف کہ داعی کا دل حقیقۃً اس سے بیزار اور اُس

کے اس ضرر کا خواستگار (امیدوار) ہے اور یہ بات ماں باپ کو معاذاللہ اسی وقت ہوگی جب اولاد اپنی شقاوت سے عقوق کو (یعنی: نافرمانی و سرکشی کو) اس درجہ حد سے گزار دے کہ ان کا دل واقعی اس کی طرف سے سیاہ ہو جائے اور اصلاً محبت نام کو نہ رہے بلکہ عداوت آجائے۔ ماں باپ کی ایسی ہی بددعا کے لیے فرماتے ہیں کہ رَدّ نہیں ہوتی۔ والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالیٰ، ھذا ما ظھر لی، واللہ تعالیٰ أعلم۔" (فضائلِ دعا، صفحہ 213-214، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4733

تاریخ اجراء: 24شعبان المعظم 1447ھ/13فروری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net